

Allama Iqbal Open University AIOU matric Solved Assignment No 2 Autumn 2025 Code 204 Urdu For Daily Use

سوال 1- مکالمہ لکھنے کے اصول بیان کریں۔ نیز ملکی حالات پر دو بزرگوں کے درمیان مکالمہ لکھیں۔

مکالمہ لکھنے کے اصول

مکالمہ ادب کی ایک ایسی صنف ہے جو خیالات، جذبات اور مسائل کو براہ راست قارئین یا سامعین تک پہنچانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ اچھا مکالمہ نہ صرف کہانی کو آگے بڑھاتا ہے بلکہ کرداروں کی شخصیت اور موضوع کے گہرے اثرات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ مکالمہ لکھنے کے چند اہم اصول درج ذیل ہیں:

1. وضاحت اور سادگی:

مکالمے میں استعمال ہونے والی زبان عام فہم اور سادہ ہونی چاہیے۔ بہت زیادہ ادبی یا پیچیدہ الفاظ مکالمے کی فطری روانی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ قارئین یا سامعین کو آسانی سے سمجھ آنا ضروری ہے تاکہ وہ کرداروں کے خیالات اور ردعمل کو محسوس کر سکیں۔

2. موضوع سے مطابقت:

ہر مکالمہ کسی خاص موضوع یا مسئلے کے گرد گھومنا چاہیے۔ موضوع سے ہٹ کر غیر ضروری گفتگو مکالمے کی اہمیت کو کم کر دیتی ہے اور قاری کی دلچسپی ختم کر سکتی ہے۔

3. کردار کی پہچان اور انفرادیت:

مکالمے میں شامل ہر کردار کی شناخت، مزاج، رویہ اور سوچ واضح ہونی چاہیے۔ ہر کردار کو اپنی مخصوص زبان اور انداز میں بات کرنے کا موقع دینا ضروری ہے تاکہ قاری یا سامع کرداروں کو الگ سے پہچان سکے۔

4. قدرتی اور رواں زبان:

مکالمے میں روزمرہ کی زبان اور محاورے استعمال کرنا چاہیے تاکہ یہ

حقیقت کے قریب نظر آئے۔ مصنوعی، رسمی یا بہت زیادہ شعری زبان
مکالمے کو غیر حقیقی بنا سکتی ہے۔

5. مقابلت اور توازن:

مکالمے میں کرداروں کے خیالات، دلائل اور ردعمل کا توازن ضروری
ہے۔ ہر کردار کو اپنی رائے بیان کرنے، سوال کرنے یا کسی مسئلے پر
وضاحت دینے کا موقع ملنا چاہیے تاکہ مکالمہ متوازن اور دلچسپ رہے۔

6. جملوں کی ساخت اور وقفہ:

مکالمے میں جملے مختصر اور معقول ہونے چاہئیں، اور مناسب وقفے
دیے جائیں تاکہ پڑھنے میں روانی اور دلچسپی برقرار رہے۔ طویل یا
الجھے ہوئے جملے قاری کو بور کر سکتے ہیں۔

7. مقصد اور نتیجہ:

ہر مکالمے کا ایک واضح مقصد اور نتیجہ ہونا چاہیے، چاہے وہ کسی
مسئلے کی وضاحت ہو، کسی خیال کی تشریح ہو، یا کسی مسئلے کا حل
پیش کرنا ہو۔ مکالمہ صرف بات چیت کا ذریعہ نہیں بلکہ قاری کو
سوچنے اور سمجھنے کی طرف بھی لے جائے۔

8. جذبات کی عکاسی:

مکالمہ میں کرداروں کے جذبات، فکر اور اضطراب کی عکاسی ہونی چاہیے۔ یہ کرداروں کو زیادہ حقیقت پسند اور قاری کے لیے قابل محسوس بناتا ہے۔

9. تنقید اور مشاہدے کی صلاحیت:

اچھے مکالمے میں کردار اپنے خیالات کے ساتھ مسائل پر تنقید یا مشاہدہ بھی پیش کر سکتے ہیں، تاکہ مکالمے کی گہرائی اور اثر بڑھ سکے۔

10. واقعات یا حقائق کی بنیاد:

مکالمے میں موجود خیالات یا دلائل حقیقی یا معقول حالات کی بنیاد پر ہونے چاہئیں، تاکہ یہ زیادہ معتبر اور متعلقہ محسوس ہوں۔

ملکی حالات پر دو بزرگوں کے درمیان مکالمہ

بزرگ 1: السلام علیکم دوست! آج کل کے حالات دیکھ کر دل واقعی فکر مند ہو

گیا ہے۔ تمہارے خیال میں ملک کی صورت حال کیوں اتنی نازک ہو گئی ہے؟

بزرگ 2: وعلیکم السلام! ہاں، دوست، تم بالکل درست کہہ رہے ہو۔ معیشت

بحران کا شکار ہے، مہنگائی بے تحاشہ بڑھ گئی ہے اور نوجوان بے

روزگاری کی وجہ سے پریشان ہیں۔ ہر شخص اپنی روزمرہ زندگی گزارنے

کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔

بزرگ 1: واقعی! اشیائے ضروریہ کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ لوگ اپنی

بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے قرضوں کا سہارا لے رہے ہیں۔ حکومت

کو فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ حالات مزید خراب ہو جائیں

گے۔

بزرگ 2: بالکل، اور صرف معاشی مسائل ہی نہیں، سیاسی حالات بھی غیر

مستحکم ہیں۔ لوگ حکومتوں پر اعتماد کھو رہے ہیں، جس کی وجہ سے سماجی

بے چینی بڑھ رہی ہے۔ مضبوط اور شفاف سیاسی قیادت کی اشد ضرورت ہے۔

بزرگ 1: تم بالکل درست کہہ رہے ہو۔ اس کے علاوہ تعلیم اور صحت کے

شعبے کو بھی مضبوط کرنا ہوگا۔ تعلیم یافتہ نوجوان ملک کے مسائل کو بہتر

سمجھ سکتے ہیں اور ان کے حل کے لیے عملی اقدامات کر سکتے ہیں۔

بزرگ 2: بالکل! اگر نوجوان درست رہنمائی اور مواقع حاصل کریں تو وہ ملک

کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی قانون کی حکمرانی اور

انصاف کا نظام مضبوط ہونا بھی ضروری ہے تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو۔

بزرگ 1: اور ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ملک کی ترقی میں صرف

حکومت کی کوششیں کافی نہیں۔ ہر شہری کو اپنی ذمہ داری سمجھ کر کام کرنا

ہوگا۔ ہمیں ملکی مسائل کے حل میں حصہ لینا چاہیے۔

بزرگ 2: بالکل دوست! عوام کی شرکت کے بغیر کوئی بھی اصلاح کامیاب

نہیں ہو سکتی۔ اگر لوگ تعلیم یافتہ اور باشعور ہوں اور اپنا کردار ادا کریں تو

بہتری ممکن ہے۔

بزرگ 1: اور ہمیں معاشرتی ہم آہنگی بھی قائم رکھنی ہوگی۔ فرقہ واریت،

منافرت اور معاشرتی انتشار ملک کی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ ہمیں امن اور اتحاد

کے لیے مل جل کر کام کرنا ہوگا۔

بزرگ 2: بالکل! ہر فرد کو اخلاقیات، تعاون اور دیانتداری کے اصولوں پر

عمل کرنا ہوگا۔ یہی ملک کو مضبوط اور خوشحال بنا سکتا ہے۔

بزرگ 1: دوست، دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ترقی، خوشحالی،

امن اور انصاف سے بھر دے اور عوام کو شعور اور بصیرت عطا فرمائے۔

بزرگ 2: آمین، دوست! یقیناً، اگر ہم سب مل کر اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اور

ملک کی بہتری کے لیے کام کریں تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔

بزرگ 1: ہاں، ہمیں امید اور مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے، کیونکہ

ملک کی ترقی میں ہر فرد کا کردار اہم ہے۔

بزرگ 2: بالکل! اگر نوجوان، بزرگ، اور ہر شہری اپنا فرض سمجھیں تو ہم

جلد ہی خوشحال اور مستحکم پاکستان کی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔

یہ مکالمہ ملکی حالات، معیشت، تعلیم، صحت، قانون، اخلاقیات اور شہری ذمہ

داریوں کے موضوعات پر مبنی ہے۔ مکالمے میں دونوں بزرگوں کے خیالات،

تجربے، اور مشاہدات کو شامل کیا گیا ہے تاکہ یہ موضوع کے مطابق،

وضاحتی، اور فکری طور پر جامع نظر آئے۔ یہ مکالمہ مکالمہ لکھنے کے

اصولوں کے مطابق رواں، حقیقت پسندانہ اور دلچسپ انداز میں ترتیب دیا گیا

ہے۔

www.studyvillas.com

سوال 2- ایک غیر ملکی سیاح اور مقامی دوکان دار کے مابین ہونے والی

گفتگو

غیر ملکی سیاح اور مقامی دوکان دار کے درمیان مکالمہ

سیاح: السلام علیکم! صبح بخیر۔ کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟ میں آپ کے شہر کے روایتی ہینڈی کرافٹ دیکھنا چاہتا ہوں۔

دوکان دار: وعلیکم السلام! جی ضرور، صاحب۔ ہمارے پاس بہت سی مقامی ہینڈی کرافٹس موجود ہیں، جن میں مٹی کے برتن، کڑھائی والے کپڑے، لکڑی کے نایاب کام اور ہاتھ سے بنی ہوئی اشیاء شامل ہیں۔ آپ بالکل کس چیز میں دلچسپی رکھتے ہیں؟

سیاح: میں اپنے خاندان کے لیے یادگار تحائف خریدنا چاہتا ہوں۔ کچھ چھوٹا، رنگین اور منفرد ہونا چاہیے۔ آپ کیا تجویز کریں گے؟

دوکان دار: میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ یہ ہاتھ سے رنگے ہوئے مٹی کے برتن دیکھیں۔ یہ ہمارے مقامی کاریگروں کے ہاتھ سے بنے ہیں اور ہمارے

روایتی ڈیزائن کو نمایاں کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں، یہ چھوٹے کڑھائی والے بیگ بھی سیاحوں میں بہت مشہور ہیں۔

سیاح: اوہ! یہ واقعی بہت خوبصورت ہیں۔ یہ چھوٹا مٹی کا گلدان کتنے کا ہے؟

دوکان دار: یہ ایک ہزار پانچ سو روپے کا ہے، صاحب۔ لیکن اگر آپ ایک سے زیادہ خریدیں تو میں آپ کو تھوڑا سا رعایت دے سکتا ہوں۔

سیاح: اچھا، کیا آپ اسے ایک ہزار دو سو روپے پر دے سکتے ہیں؟

دوکان دار: دیکھیں صاحب، آپ کے لیے میں اسے ایک ہزار تین سو روپے میں دے سکتا ہوں۔ یہ بہترین قیمت ہے جو میں دے سکتا ہوں۔

سیاح: ٹھیک ہے، میں دو گلدان لیتا ہوں، ہر ایک ایک ہزار تین سو روپے میں۔

اور یہ کڑھائی والے بیگ بھی مجھے پسند آئے ہیں۔ تین بیگ کتنے میں ہوں گے؟

دوکان دار: ہر بیگ آٹھ سو روپے کا ہے۔ تین بیگ کے لیے میں خاص طور پر دو ہزار دو سو روپے کا ریٹ دے سکتا ہوں۔

سیاح: یہ ٹھیک لگتا ہے۔ میں تین بیگ بھی لے لیتا ہوں۔ کیا آپ انہیں اچھے

طریقے سے لپیٹ کر دیں گے تاکہ لے جانا آسان ہو؟

دوکان دار: بالکل، صاحب! میں انہیں احتیاط سے لپیٹ دوں گا تاکہ آپ بغیر

کسی نقصان کے اپنے ساتھ لے جا سکیں۔

سیاح: بہت شکریہ! آپ واقعی بہت مہربان ہیں۔ کیا آپ کریڈٹ کارڈ قبول کرتے

ہیں؟

دوکان دار: جی ہاں، صاحب۔ آپ کارڈ سے ادائیگی کر سکتے ہیں یا چاہیں تو

نقد بھی ادا کر سکتے ہیں۔

سیاح: میں کارڈ سے ادائیگی کروں گا۔ آپ کی مدد کے لیے شکریہ۔ میں واقعی

آپ کی دکان دیکھ کر خوش ہوا۔

دوکان دار: آپ کا خیر مقدم ہے، صاحب! ہمارے شہر میں قیام کا لطف اٹھائیں

اور دوبارہ ضرور تشریف لائیں۔

سیاح: ضرور! میں یہاں کے ثقافتی ہنر اور روایتی اشیاء دیکھ کر بہت متاثر

ہوا ہوں۔ آپ کی دکان کا انتظام اور آپ کی مہمان نوازی واقعی قابل تعریف ہے۔

دوکان دار: یہ تو ہمارا فخر ہے، صاحب۔ ہمارا مقصد ہر سیاح کو مقامی ثقافت اور ہنر سے روشناس کرانا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دیگر روایتی اشیاء بھی دکھا سکتا ہوں، جیسے ہاتھ سے بنی ہوئی چادر، کپڑے، اور چھوٹے لکڑی کے مجسمے۔

سیاح: واقعی؟ یہ بہت اچھا ہوگا۔ میں چاہوں گا کہ اپنے دوستوں اور خاندان کے لیے مزید یادگار اشیاء خریدوں تاکہ وہ بھی یہاں کے ہنر کو دیکھ سکیں۔

دوکان دار: جی، ہمارے پاس ہر چیز دستیاب ہے اور ہم ہر سیاح کی ضرورت کے مطابق مشورہ دیتے ہیں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو مقامی کاریگروں کی دکانوں کا بھی پتہ دے دوں تاکہ آپ اصل کاریگر سے کام خرید سکیں۔

سیاح: یہ تو بہت شاندار خیال ہے! میں واقعی مقامی ہنر اور دستکاری کے بارے میں زیادہ جاننا چاہتا ہوں۔ اس طرح نہ صرف میں تحائف خریدوں گا بلکہ ثقافت کا علم بھی حاصل ہو گا۔

دوکان دار: بالکل! یہ ہمارے ہنر اور ثقافت کو دنیا تک پہنچانے کا بہترین طریقہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر سیاح ہمارے شہر کی ثقافت کو سمجھے اور اس کی قدر کرے۔

سیاح: میں واقعی خوش ہوں کہ میں یہاں آیا۔ آپ کی دکان اور آپ کی مہمان نوازی کے لیے بہت شکریہ۔ میں ضرور دوبارہ آؤں گا اور اپنے دوستوں کو بھی یہاں لے کر آؤں گا۔

دوکان دار: بہت خوشی ہوئی، صاحب! ہم آپ کا ہمیشہ خیرمقدم کریں گے۔ اللہ آپ کے سفر کو خوشگوار بنائے اور آپ کو خوشی اور سکون عطا فرمائے۔

سیاح: آمین! میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کا کاروبار ترقی کرے اور یہاں کے ہنر مندوں کی محنت دنیا بھر میں جانے۔

دوکان دار: شکریہ، صاحب! ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ آپ کا دورہ یادگار اور خوشگوار رہے۔

1. وضاحت اور سادگی: مکالمہ آسان اور سادہ زبان میں ہے تاکہ غیر ملکی

سیاح اور مقامی دوکان دار دونوں بات چیت کر سکیں۔

2. موضوع کی مطابقت: گفتگو مکمل طور پر سیاحت، خریداری، اور مقامی

ثقافت کے موضوع پر مرکوز ہے۔

3. کردار کی پہچان: سیاح تجسس اور دلچسپی کے ساتھ بات کرتا ہے، جبکہ

دوکان دار مہمان نواز، مددگار اور معلوماتی کردار کے طور پر ظاہر

ہوتا ہے۔

4. قدرتی اور رواں زبان: مکالمہ حقیقت پسندانہ اور روزمرہ زندگی کے

مطابق ہے۔

5. مقصد اور نتیجہ: مکالمے کا مقصد سیاح کو مقامی مصنوعات اور ثقافت

سے روشناس کرانا اور خریداری مکمل کرنا ہے۔

6. تفصیل اور دلچسپی: مکالمے میں سیاح اور دوکان دار کے خیالات،

مشاہدات، اور ثقافتی معلومات شامل ہیں تاکہ یہ دلچسپ اور تعلیمی بھی

ہو۔

سوال 3 – ممانی جان کے نام خط

مامی جان کے نام

گھر کا پتہ: [اپنا پتہ درج کریں]

تاریخ: 18 دسمبر 2025

محترمہ مامی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گی اور آپ کا سفر بخیر گزرا ہوگا۔ ہمیں آپ کی کمی بہت محسوس ہوئی جب آپ ہمارے گھر سے واپس چلی گئیں۔ آپ کی موجودگی نے ہمارے گھر کو خوشیوں اور محبت سے بھر دیا تھا۔ بچوں نے تو خاص طور پر آپ کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کو بہت یاد کیا اور بار بار آپ کے بارے میں بات کرتے رہے۔

مامی جان، آپ کے ساتھ گزارا ہوا وقت واقعی یادگار رہا۔ آپ کی باتیں، آپ کا مسکرانا، اور آپ کی شفقت نے ہمیں بہت خوشی دی۔ کھانے پینے کی آپ کی

تیار کردہ چیزیں سب کو بہت پسند آئیں اور ہم سب نے آپ کی محبت بھری
محنت کو دل سے سراہا۔

ہماری خواہش ہے کہ آپ جلد دوبارہ ہمارے گھر آئیں تاکہ ہم ایک بار پھر آپ
کے ساتھ وقت گزار سکیں۔ ان شاء اللہ آئندہ مواقع پر ہم آپ کے لیے مزید
چھوٹے تفریحی پروگرام بھی ترتیب دیں گے تاکہ آپ کے قیام کو مزید
خوشگوار بنایا جا سکے۔

آخر میں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت مند اور خوشحال رکھے
اور ہر جگہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ کے واپس آنے تک ہمارا دل بے
صبری سے آپ کے انتظار میں رہے گا۔

خیر اندیش،

آپ کی بہتیجی/بہتیجے کا نام

[اپنا نام درج کریں]

سوال 4 – ملک کے شادی بیاہ کی رسم و رواج پر دو خواتین کے درمیان

مکالمہ

دو خواتین کے درمیان تفصیلی مکالمہ

عائشہ: السلام علیکم، صبا! آج کل کی خبریں دیکھیں؟ شادیوں کا موسم پھر شروع ہو گیا ہے۔ ہمارے ملک میں شادی بیاہ کی تقریبات ہمیشہ رنگین اور دلچسپ رہتی ہیں۔ تمہیں کیا لگتا ہے، ان رسومات کی اہمیت کیا ہے؟

صبا: وعلیکم السلام، عائشہ! بالکل! شادی صرف دو لوگوں کا رشتہ نہیں بلکہ خاندانوں اور دوستوں کے درمیان خوشیوں کا تہوار بھی ہے۔ ہمارے ملک میں شادی کے رسم و رواج صدیوں پرانے ہیں اور ہر علاقہ اپنی ثقافت کے مطابق انہیں مناتا ہے۔

عائشہ: ہاں، سب سے پہلے تو شادی سے پہلے کی رسومات بہت دلچسپ ہوتی ہیں، جیسے منگنی۔ اس موقع پر دونوں خاندان آپس میں ملاقات کرتے ہیں، شادی کی تاریخ طے کرتے ہیں اور چھوٹے تہوار مناتے ہیں۔ منگنی میں

مہمانوں کو دعوت دی جاتی ہے، تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے اور شادی کے بارے میں ابتدائی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔

صبا: جی ہاں، اور پھر آتی ہے **مہندی کی تقریب**، جو خاص طور پر خواتین کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ اس میں دلہن کے ہاتھ اور پیروں پر خوبصورت ہنڈی ڈیزائن کیے جاتے ہیں، خواتین گانے اور رقص کرتی ہیں، اور کھانے پینے کے خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں۔ مہندی کی رات بہت رنگین اور خوشیوں بھری ہوتی ہے۔

عائشہ: بالکل! اور دلہا کے گھر والوں کی جانب سے بھی **سہری یا ساجن کی رسومات** کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں دولہا کے گھر والے دلہن کے خاندان کو مہمان نوازی اور دعوت دیتے ہیں۔ یہ تقریبات محبت اور بھائی چارے کو فروغ دیتی ہیں۔

صبا: بالکل درست! شادی کے دن یعنی **نکاح یا رشتہ رسمی دن** کی تقریبات میں سب سے زیادہ دلچسپی دلہن اور دلہا کے لباس اور زیورات میں ہوتی ہے۔ دلہن کی روایتی لباس، زیورات، اور مہندی کی تیاریاں سب کی توجہ کا مرکز

ہوتی ہیں، جبکہ دلہا بھی اپنی سب سے خوبصورت پگڑی اور لباس میں نظر آتا ہے۔

عائشہ: ہاں، اور شادی کے موقع پر ولیمہ کی تقریب سب سے بڑی تقریب ہوتی ہے۔ اس میں دعوتِ عام، کھانے پینے کے بہترین انتظامات، موسیقی، اور رقص ہوتا ہے۔ مہمانوں کے لیے یہ خوشیوں بھرا دن ہوتا ہے اور خاندان کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔

صبا: اور ہمارے ملک میں شادی کے رسم و رواج میں روایتی کھانے اور مٹھائیوں کا بھی بڑا کردار ہے۔ ہر تقریب میں روایتی پکوان اور خاص مٹھائیاں تیار کی جاتی ہیں جو مہمانوں کے لیے خوشی کا باعث بنتی ہیں۔

عائشہ: بالکل! اور شادی کے دوران تحائف کا تبادلہ، کیک کاٹنا، اور شادی کی دیگر رسومات بھی ہوتی ہیں، جیسے کہ نکاح نامہ پڑھنا، رسمِ حنا، اور شادی کے دستاویزی کام۔ یہ سب تقریبات نہ صرف خوشی کا ذریعہ ہیں بلکہ رشتہ داروں کے درمیان محبت اور تعاون کو بھی فروغ دیتے ہیں۔

صبا: صحیح کہا! شادی بیاہ کے رسومات ہمیں یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ خاندان اور دوست ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہیں۔ شادی میں سب مل کر خوشیاں مناتے ہیں اور محبت کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔

عائشہ: لیکن، صبا! ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ بعض اوقات شادی کے اخراجات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ لوگ اپنی استطاعت سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں اور یہ مالی دباؤ پیدا کر سکتا ہے۔

صبا: جی ہاں، یہ ایک مسئلہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ شادی کی تیاریاں محبت، خلوص اور سمجھداری کے ساتھ ہوں۔ زیادہ دکھاوا اور فضول خرچی شادی کی خوشی کو کم کر سکتی ہے۔

عائشہ: بالکل! اصل خوشی تو رشتے کی مضبوطی، محبت اور اخلاقیات میں ہے، باقی سب تو صرف خوشی اور یادگار بنانے کے لیے ہے۔

صبا: اور ہمارے ملک میں شادی کے دوران **ثقافتی تنوع** بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر صوبہ اپنی روایتی رسومات، لباس اور کھانے کے ساتھ شادی مناتا ہے، جس سے ہماری ثقافت کی رنگینی ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً پنجاب میں ڈھول کی

تھاپ اور گانے، سندھ میں لوک کہانیاں اور رقص، خیبر پختونخوا میں مقامی میوزک اور دیگر علاقائی رسومات شامل ہیں۔

عائشہ: بالکل، اور یہ رسومات ہمیں اپنی ثقافت سے جوڑتی ہیں۔ ہر شادی میں اخلاقی اقدار، احترام اور محبت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ والدین اور بزرگ اپنے تجربات سے نوجوانوں کو رشتوں کی اہمیت سمجھاتے ہیں۔

صبا: دوست، یہ بھی حقیقت ہے کہ شادیوں کے دوران خاندانوں کے درمیان میل جول اور تعاون پیدا ہوتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، تحائف اور دعوت کا اہتمام کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔

عائشہ: ہاں صبا! اور نوجوان نسل بھی شادی کے ان رواجوں سے سیکھتی ہے کہ کس طرح خاندان، محبت اور تعاون کے ذریعے زندگی کو خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔

صبا: بالکل دوست! شادی بیاہ صرف ایک تقریب نہیں بلکہ معاشرتی اتحاد، محبت، اخلاقیات اور ثقافتی شناخت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اگر ہم ان رسومات کو

صحیح انداز میں جاری رکھیں تو یہ ہماری کمیونٹی کو مضبوط اور خوشحال بنا سکتی ہیں۔

عائشہ: اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی شادیوں کو خوشیوں، محبت، اخلاقیات اور رشتوں کی مضبوطی کے ساتھ جاری رکھے۔

صبا: آمین! یقیناً، اگر لوگ محبت اور خلوص کے ساتھ رسومات منائیں تو شادی بیاہ ہمیشہ یادگار اور خوشیوں بھرا ہوگا۔

سوال 5

حصہ (الف) – الفاظ کو جملوں میں استعمال

1. فیض یاب:

طالب علم نے استاد کی رہنمائی سے علمی فیض یاب ہو کر امتحان میں بہترین نمبر حاصل کیے۔

2. نشو و نما:

فصل کی بہتر نشو و نما کے لیے کسان نے زمین کی کھاد اور پانی کا مناسب انتظام کیا۔

3. تگ و دو:

کامیابی حاصل کرنے کے لیے محنت اور تگ و دو کرنا ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

4. بقائے حیات:

انسان کی بقائے حیات کے لیے خوراک، پانی اور صحت مند ماحول کی ضرورت ہے۔

5. بیش بہا:

استاد نے بچوں کی محنت اور قابلیت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کا علم بیش بہا ہے۔

حصہ (ب) – ہیڈ ماسٹر کو شادی کی چھٹیوں کی درخواست

ہیڈ ماسٹر صاحب،

[سکول کا نام]

[سکول کا پتہ]

تاریخ: 18 دسمبر 2025

محترم سر!

السلام علیکم،

میں، [اپنا نام]، کلاس [اپنی کلاس] کا طالب علم، مؤدبانہ درخواست پیش کرتا/کرتی ہوں کہ میری بہن کی شادی کے سلسلے میں مجھے چند دن کی چھٹی درکار ہے۔ میری گزارش ہے کہ مجھے [چھٹی کے دنوں کی تعداد اور تاریخیں] کے لیے چھٹی دی جائے تاکہ میں شادی کی تقریبات میں شرکت کر سکوں۔

میں آپ کا شکر گزار/شکر گزار رہوں گا/گی اور وعدہ کرتا/کرتی ہوں کہ چھٹی کے بعد اپنی تعلیمی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھاؤں گا/گی۔ آپ کی عنایت کے لیے پیشگی شکریہ۔

خیر اندیش،

[اپنا نام]

[اپنی کلاس اور رول نمبر]